بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۱

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۷ تبلیغ ۱۳۴۵ ہش ۶ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ ۲۷ فروری ۱۹۶۶ء	نمبر ۴۹

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

باہم ہمدردی، محبت اور عفو و کرم کو عام کرو

تمام عادتوں پر رحم، ہمدردی، اور پردہ پوشی کی عادت مقدم ہونی چاہیئے

"اصل بات یہ ہے کہ اندرونی طور پر ساری جماعت ایک درجہ پر نہیں ہوتی۔ کیا ساری گندم تخم ریزی سے ایک ہی طرح نکل آتی ہے۔ بہت سے دانے ایسے ہوتے ہیں جو ضائع ہو جاتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو چڑیاں کھا جاتی ہیں۔ بعض کسی اور طرح قابلِ ثمر نہیں رہتے۔ غرض ان میں سے جو ہونہار ہوتے ہیں ان کو کوئی ضائع نہیں کر سکتا۔ خدا تعالےٰ کے لئے جو جماعت تیار ہوتی ہے وہ بھی گندم ہوتی ہے۔ اسی لئے اس اصول پر اس کی ترقی ضروری ہے۔ پس یہ دستور ہونا چاہیئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے۔ یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں۔ تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اس کو ڈوبنے دے۔ اس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے تعاونوا علی البر والتقویٰ۔ کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے۔ اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے۔ صحابہؓ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چڑو کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اسی طرح یہ ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔ دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور ان کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہیئے بلکہ اجماع میں چاہیئے کہ قوت آ جاوے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ذرا ذرا سی بات پر اختلاف پیدا ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مخالف لوگ جو ہماری ذرا ذرا سی بات پر نظر رکھتے ہیں۔ معمولی باتوں کو اخباروں میں بڑی بنا کر پیش کر دیتے ہیں اور خلق کو گمراہ کرتے ہیں لیکن اگر اندرونی کمزوریاں نہ ہوں تو کیوں کسی کو جرأت ہو کہ اس قسم کے مضامین شائع کرے اور ایسی خبروں کی اشاعت سے لوگوں کو دھوکا دے۔ کیوں نہیں کیا جاتا کہ اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے اور یہ تب ہوتا ہے کہ جب ہمدردی محبت اور عفو اور کرم کو عام کیا جاوے اور تمام عادتوں پر رحم، ہمدردی اور پردہ پوشی کو مقدم کر لیا جاوے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۴۷، ۳۴۸)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۶ فروری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

○ ربوہ ۲۶ فروری۔ کل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جمعہ پڑھائی خطبہ جمعہ میں حضور نے سورۂ توبہ کی آیات ۱۰۲ تا ۱۰۴ کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرماتے ہوئے عام مومنوں کو اُن صفات کو اپنانے کی تلقین فرمائی جو ان آیات میں بیان کی گئی ہیں حضور نے واضح فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے عام مومنوں کا (جو اولیاء اللہ کے زمرہ میں تو شامل نہیں ہوتے لیکن نفاق سے پاک ہوتے ہوئے عند اللہ مومن شمار کئے جانے کے قابل ہوتے ہیں) یہ شیوہ بیان فرمایا ہے کہ اگر بشری کمزوری کے ماتحت ان سے کوئی خطا یا گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو وہ منافقوں کی طرح اس پر اصرار نہیں کرتے بلکہ اپنے گناہ کا اعتراف کر کے اس سے توبہ کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ توبہ کو قبول فرما کر انہیں اس گناہ کے بُرے نتائج سے بچا لیتا ہے۔ انہیں پھر صراط مستقیم پر لا کھڑا کرتا ہے۔ اور انہیں ایسا بنا دیتا ہے کہ گویا ان سے گناہ سرزد ہوا ہی نہیں۔ پھر وہ ترکِ معاصی پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ اعمال صالحہ بجا لا کر اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث بنتے ہیں۔ وہ اپنے اموال کو خدا کی راہ میں پیش کر کے اس بات کے سزاوار ٹھہرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کا رسول یا اس کے اظلال میں سے جو بھی موجود ہو ان کے لئے دعا کرے۔ اور وہ دعا خدائی وعدہ کے بموجب ان کے لئے تسکین کا باعث بنتی ہے (حضور کے اس پُر معارف خطبہ کا مکمل متن کسی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائیگا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

○ الحاج حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری صحابی تین ہفتہ سے کراچی میں بوجہ شیاٹیکا درد (عرق النساء) بیمار ہیں۔ تکلیف بڑھ گئی ہے اور چل پھر بھی نہیں سکتے۔ ایکسرے وغیرہ کرائے گئے ہیں۔ اور خون کا ٹسٹ ہو رہا ہے۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

مسعود احمد خورشید (کراچی)

○ ربوہ ۲۶ فروری۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کو گو ابھی مکمل صحت نہیں ہوئی ہے۔ لیکن اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ نیز آپ کے فرزند عزیز بشیر الدین شمس کی کلائی کی ہڈی اگرچہ جڑ گئی ہے لیکن پلستر ابھی نہیں اترا ہے۔ احباب آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ نیز فرزند عزیز بشیر الدین شمس ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

○ ڈسکہ۔ مکرم ملک غلام نبی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈسکہ کثرت بول اور ذیابیطس کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

دوست اس سال چندہ تحریک جدید میں وعدے بھی زیادہ لکھوائیں اور پھر ان کی ادائیگی بھی جلد کرنے کی کوشش کریں

ربوہ کے دوست ۲۸ فروری تک اور بیرونی جماعتیں مارچ کے پہلے ہفتہ میں اپنے وعدے ضرور بھجوا دیں

خدام الاحمدیہ کوشش کریں کہ کوئی احمدی نوجوان ایسا نہ رہے جس نے اس میں حصہ نہ لیا ہو

جو اموال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کئے جاتے ہیں وہ ختم ہونے کی بجائے ہر آن بڑھتے چلے جاتے ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ فروری ۱۹۶۶ء بمقام ربوہ

مرتبہ:۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

وکالت مال تحریک جدید نے مجھے

اس طرف توجہ دلائی ہے

کہ سالِ رواں کے وعدوں کی رفتار تسلی بخش نہیں اور ان کا تاثر یہ ہے کہ پہلے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سال کے شروع ہی میں اپنے دو ایک خطبوں میں جماعت کے افراد کو اس طرف توجہ دلا دیتے تھے۔ آپ

تحریک جدید کی اہمیت

اور اس کی برکات کی وضاحت فرما دیتے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی وجہ سے انسان کو جو دینی اور دنیوی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ وہ دوستوں کے سامنے رکھ دیتے۔ اس طرح جماعت کے دوست بڑی جلدی اپنے وعدے لکھوا دیتے اور دفاتر کی پریشانی دور ہو جاتی تھی۔ لیکن اپنی بیماری کے آخری سالوں میں چونکہ حضور اس طرف اپنے خطبات میں جماعت کو توجہ نہیں دلا سکے۔ اس لئے جماعت میں آہستہ آہستہ یہ سستی پیدا ہو گئی ہے۔ کہ اگرچہ احباب اب بھی پہلے کی نسبت

اضافہ کے ساتھ وعدے

لکھواتے ہیں اور رقوم جو وصول ہوتی ہیں وہ بھی زیادہ ہوتی ہیں۔ لیکن وہ اس طرف فوری طور پر توجہ نہیں کرتے۔ اس لئے مرکز کو کئی ماہ تک پریشانی میں رہنا پڑتا ہے۔ انہوں نے مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ گزشتہ سال گو پہلے کی نسبت وعدوں میں زیادتی ہوئی ہے۔ لیکن جون کے آخر تک وعدے آتے رہے۔ حالانکہ وعدوں کی آخری تاریخ اس سے کہیں پہلے ختم ہو چکی تھی۔ اس سال بھی

وعدوں کی وصولی کی تاریخ

۲۸ فروری ہے

لیکن بہت سے افراد اور بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جن کی طرف سے ابھی وعدے وصول نہیں ہوئے۔ موٹی موٹی جماعتیں جن کی طرف سے وعدے وصول ہونے میں اس سال تاخیر ہوئی ہے۔ اور غالباً یہ نام بطور مثال کے ہیں۔ یہ ہیں۔ ان میں پہلی جماعت ربوہ ہے۔ گزشتہ سال یعنی تحریک جدید دفتر اول کے اکتیسویں اور دفتر دوم کے اکیسویں سال میں جماعت ربوہ کے وعدے اکسٹھ ہزار روپے کے تھے۔ اور سال رواں میں یعنی تحریک جدید دفتر اول کے بتیسویں سال اور دفتر اول کے بائیسویں سال کے وعدے صرف ۴۰ ہزار کے وصول ہوئے ہیں۔ گویا ان میں ابھی

اکیس ہزار کی کمی

ہے۔ اسی طرح سیالکوٹ ضلع کی جماعتوں کے وعدوں میں دس ہزار کی کمی ہے۔ سرگودہا کی جماعتوں کے وعدوں میں پانچ ہزار کی کمی ہے۔ لائل پور ضلع کی جماعتوں کے وعدوں میں چھ ہزار کی کمی ہے۔ گجرات ضلع کی جماعتوں کی طرف سے ابھی تک چھ ہزار کے وعدے کم وصول ہوئے ہیں۔ ملتان ضلع کی جماعتوں کے وعدوں میں ابھی پانچ ہزار کی کمی ہے۔ اور حیدر آباد ڈویژن کی جماعتوں کے وعدے بھی ابھی ساڑھے پانچ ہزار کم وصول ہوئے ہیں:

اس میں شک نہیں کہ

میں امید رکھتا ہوں

کہ اس سال گزشتہ سال کی نسبت وعدے بھی زیادہ ہوں گے اور وصولی بھی زیادہ ہوگی لیکن جو دوست وعدے لکھوانے میں سستی سے کام لیتے ہیں۔ وہ اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ اسلام نے ہمیں بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مومن کی نیت پر بھی ثواب دیتا ہے۔ لیکن اس نے ہمیں کہیں نہیں بتایا کہ انسان کی خالی خواہشات پر ثواب ملتا ہے۔ اور جہاں تک تحریک جدید کے وعدوں اور ان کی وصولی کا سوال ہے۔ نیت اس وقت سے شروع ہوتی ہے۔ جب کوئی شخص اپنا وعدہ لکھوا دیتا ہے۔ اور پھر دل میں پختہ عہد کر لیتا ہے کہ وہ موعودہ رقم تحریک جدید میں دے گا۔ لیکن جو دوست وعدہ لکھوانے میں پندرہ دن۔ ایک ماہ یا دو ماہ سستی سے کام لیتے ہیں۔ وہ اس عرصہ میں اپنے آپ کو

خدا تعالیٰ کے فضل

کے ایک حصہ سے محروم کر رہے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا جو فضل وہ پندرہ دن ایک ماہ یا دو ماہ بعد میں لینا شروع کرتے ہیں۔ اس فضل کے وارث وہ پندرہ دن۔ ایک ماہ یا دو پہلے کیوں نہیں بنتے۔ پس اگر وہ اس طرف توجہ نہیں کرتے تو وہ اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔ پھر اپنا

دوسرا نقصان

وہ یہ کرتے ہیں کہ انسان کی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اسے کوئی پتہ نہیں ہوتا کہ اس نے کب اس دنیا سے رخصت ہو جانا ہے۔ زندگی اور موت کا مسئلہ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ بعض اوقات ایک انسان جو بھلا چنگا ہوتا ہے وہ ہنستا کھیلتا ہوتا ہے۔ لیکن ایک سیکنڈ کے بعد وفات پا جاتا ہے۔ اگر آپ تحریک جدید کے وعدے لکھوانے میں سستی سے کام لیتے ہیں۔ تو کتنا خطرہ مول لے رہے ہیں۔ آپ کو کیا معلوم۔ کہ اس عرصہ میں آپ نے زندہ رہنا ہے یا وفات پا جانا ہے۔ اگر آپ اس عرصہ میں وفات پا گئے تو اخروی زندگی میں جو ثواب اس چندہ کے دینے کی نیت سے حاصل ہو سکتا ہے اس سے محروم ہو گئے۔

تیسرا نقصان

جو وعدے جلد نہ لکھوانے کی وجہ سے آپ کو پہنچتا ہے یہ ہے کہ اگر اس سال مثلاً وعدے لکھوانے کی تاریخ ۲۸ فروری ہو۔ اور اس تاریخ تک جیسا کہ دفتر کا معمول ہے دفتر والے خطوط کے ذریعہ۔ پھر رسالوں اور اخباروں میں مضامین لکھ کر یا گشتی چٹھیوں کے ذریعہ آپ کو اس طرف متوجہ کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود جو دوست اس تاریخ تک اپنے وعدے نہیں لکھواتے انہیں یاد دہانی کرانے پر دفتر جو زائد اخراجات برداشت کرے گا۔ وہ بہرحال ناواجب ہوں گے اور ایسے اخراجات کی ذمہ داری ان لوگوں پر ہوگی جنہوں نے مقررہ تاریخ تک اپنے وعدے نہیں لکھوائے

فرض کرو یہ زائد خرچ کل وعدوں کا دو فیصدی ہے تو اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ سَو روپے کے ثواب کی بجائے وعدہ دیر سے لکھوانے والے کو دو کم سَو کا ثواب نہ دے کیونکہ دو روپے کا زائد خرچ محض اس کی سُستی کی وجہ سے مرکز نے برداشت کیا ہے شاید اللہ تعالیٰ یہ کہے کہ تمہاری وجہ سے سلسلہ کو دو روپے کا نقصان ہوا ہے۔ اس لئے ہم تمہارے ثواب سے اسی قدر رقم کم کر دیتے ہیں۔ غرض دفتر کو جو زائد اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ وہ محض آپ کی سُستی کی وجہ سے برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ اگر آپ وقتِ مقررہ میں وعدے لکھوا دیں اور پھر جلد رقم ادا کر دیں تو دفتر ان زائد اخراجات سے بچ جاتا ہے۔

چوتھا نقصان

آپ کو اور سلسلہ کو یہ اُٹھانا پڑتا ہے کہ اگر آپ وعدہ لکھوانے میں سُست ہیں تو چاہے بعد میں آپ اپنا وعدہ لکھوا بھی دیں اور اس میں زیادتی بھی کر دیں تب بھی ان مزید اخراجات کی وجہ سے جو دفتر برداشت کرے گا بہت سے ضروری کاموں میں زائد اور ناواجب اخراجات کی حد تک ہوں کمی کرنی پڑتی ہے کیونکہ آپ نے کُل رقم میں سے جس سے یہ کام کئے جانے تھے کچھ روپیہ زبردستی نکال لیا۔ اور ڈاک اور یاد دہانی کے دوسرے ذرائع پر ضائع کر دیا۔ اس نقصان کے آپ ذمّہ دار ہیں۔ اور "آپ" سے مراد میری ان لوگوں سے ہے جو وعدہ بھی لکھواتے ہیں اور رقوم بھی ادا کرتے ہیں اور بڑی بشاشت کے ساتھ ادا کرتے ہیں (اللہ تعالیٰ انہیں اس کا ثواب عطا فرمائے) لیکن اپنی سُستی کی وجہ سے وہ نقصان اُٹھا لیتے ہیں اور میرا فرض ہے کہ مَیں اس قسم کے لوگوں کو ان کی سُستیوں کی طرف توجہ دلاؤں تا ثواب کے سلسلہ میں انہیں ایک دھیلے کا گھاٹا بھی نہ اُٹھانا پڑے۔

پانچواں نقصان

جو جماعت اور سلسلہ کو محض آپ کی سُستی کی وجہ سے برداشت کرنا پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ وکالتِ مال کو مثلاً ۲۸ر فروری تک وعدے لکھوانے کے لئے کوشش اور جدوجہد کرنی پڑے گی اور جماعتوں کو اس طرف توجہ دلانی پڑے گی۔ اب اگر ۲۸ر فروری تک اس کی تگ و دو اور کوشش کے نتیجہ میں سارے دوست اپنے اپنے وعدے لکھوا دیں تو اس تاریخ کے بعد وکالتِ مال دوسرے کاموں کی طرف متوجہ ہو سکے گی اور اُسے کوئی پریشانی نہیں ہوگی لیکن اگر آپ مقررہ میعاد کے اندر اپنے وعدے نہیں لکھوائیں گے تو آپ کی سُستی کے نتیجہ میں کام کرنے والوں کو پریشانی ہوگی۔ اور آپ میں سے کوئی بھی یہ پسند نہیں کرے گا کہ اس کی وجہ سے ان واقفینِ زندگی کو جو مرکز میں بیٹھ کر خدمتِ دین بجا لا رہے ہیں کسی قسم کی پریشانی اٹھانا پڑے۔ اور مَیں نے آپ کو بتایا ہے کہ آپ لوگوں کی سُستی کی وجہ سے مرکز میں کام کرنے والوں کو بہرحال پریشانی اٹھانا پڑتی ہے۔ آپ انہیں اس پریشانی سے بچا لیں۔ اور اپنے

وعدے مقررہ تاریخ کے اندر لکھوا دیں

پھر جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ ان وعدوں سے دفتر کو جلد اطلاع دیں۔ میرے خیال میں وعدوں کے لکھوانے میں کچھ سُستی تو افراد کرتے ہیں لیکن کسی حد تک اس کی ذمہ داری جماعتوں پر بھی ہے۔ ممکن ہے بعض ایسی جماعتیں ہوں جہاں افراد نے وعدے تو لکھوا دئے ہوں لیکن جماعت کے عہدیداروں نے وہ وعدے دفتر کو نہ بھجوائے ہوں۔ اگر کوئی ایسی جماعت ہے جس کے افراد نے وعدے لکھوا دئے ہوں لیکن وہ وعدے دفتر کو نہیں بھجوائے گئے تو ایسی جماعت کو چاہئیے کہ وہ جلد سے جلد اپنے وعدے دفتر کو بھجوا دے۔

مجھے دفتر وکالتِ مال کی طرف سے یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ مَیں وعدوں کی وصولی کی تاریخ ۲۸ر فروری کی بجائے ۵ر مارچ کر دوں لیکن مَیں اپنے بھائیوں پر بدظنی نہیں کرنا چاہتا اس لئے مَیں وعدوں کی وصولی کی تاریخ ایک ہفتہ سے زیادہ نہیں بڑھانا چاہتا۔

جہاں تک ربوہ کا سوال ہے

دوست اگر اس طرف توجہ کریں تو وہ مقررہ میعاد کے اندر اندر اپنے وعدے لکھوا سکتے ہیں اس لئے جہاں تک ربوہ کا سوال ہے مَیں وعدوں کی وصولی کی تاریخ ۲۸ر فروری سے ایک دن بھی نہیں بڑھاتا وہ بہرحال اپنے وعدے ۲۸ر فروری سے پہلے پہلے لکھوا دیں لیکن جہاں تک باہر کی جماعتوں کا سوال ہے ان تک میری آواز پہنچنے میں دیر لگے گی اسلئے مَیں انہیں ایک ہفتہ اور دیتا ہوں

اس عرصہ میں تمام جماعتیں اپنے وعدے مرکز میں ضرور پہنچا دیں۔

ورنہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں ثواب کے ایک حصہ سے وہ محروم نہ ہو جائیں۔

دوسری بات جس کی طرف مَیں اس خطبہ میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ ایک موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدام کو

تحریک جدید کے سلسلہ میں ایک نصیحت

فرمائی تھی اور ارشاد فرمایا تھا کہ

"مَیں نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا بار اس لئے اُٹھایا ہے۔ (ایک زمانہ میں حضور صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے فرائض خود انجام دیتے رہے ہیں) تا جماعت کے نوجوانوں کو دین کی طرف توجہ دلاؤں۔ سو مَیں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے۔ اور آگے بڑھ بڑھ کر حصہ لیں گے اور کوئی نوجوان ایسا نہیں رہے گا جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو۔ اور کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے۔"

اسی طرح فرمایا۔

"مَیں امید کرتا ہوں کہ دوست اپنے بقائے بھی ادا کریں گے اور پہلے سے زیادہ وعدے بھی لکھوائیں گے۔ اور

خدام الاحمدیہ کوشش کریں

کہ کوئی نوجوان ایسا نہ رہے جس نے تحریک جدید میں حصہ نہ لیا ہو۔ اور پھر کوئی رقم ایسی نہ رہے جو وصول نہ ہو۔"

(الفضل ۲ر دسمبر ۴۹ء)

مَیں امید کرتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان جو اپنے آپ کو خدام الاحمدیہ کہتے ہیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد پر کان دھریں گے اور اپنے عمل سے ثابت کر دیں گے کہ حضور رضی اللہ عنہ نے جو امید ان سے وابستہ کی تھی، وہ اُسے پورا کرنے والے ہیں۔ اس سلسلہ میں مجھے دو ہفتہ کے بعد رپورٹ آجانی چاہیئے۔ مَیں انہیں رپورٹ تیار کرنے کے لئے ایک ہفتہ کی مہلت مزید دیتا ہوں لیکن کام کے لئے زیادہ وقت نہیں دے سکتا۔

تیسری بات جس کی طرف مَیں جماعت کو توجّہ دلانا چاہتا ہوں

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو اموال خرچ کئے جاتے ہیں ان پر خرچ کا لفظ بولنا حقیقتہً درست اور صحیح نہیں، خرچ وہ رقم ہوتی ہے جو آپ کے ہاتھ سے نکل جائے اور ختم ہو جائے لیکن جو اموال اللہ تعالیٰ کی راہ میں دئے جاتے ہیں وہ نہ تو کسی کے ہاتھ سے نکلتے ہیں اور نہ ختم ہوتے ہیں بلکہ وہ ہر آن اور ہر لحظہ بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک فارسی شعر میں اس مسئلہ کی طرف نہایت لطیف پیرایہ میں متوجہ کیا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں ؎

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمّت شود پیدا

یعنی اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ کرنے والے کو مفلس نہیں رہنے دیتا۔ وہ اُسے بھُوکا نہیں مارتا۔ اگر وہ اپنے مال کا ایک بڑا حصّہ بھی اس کی راہ میں دے دیتا ہے بلکہ اگر وہ سارے کا سارا مال بھی اس کی راہ میں دے دیتا ہے تب بھی وہ اُسے بھوکا نہیں رہنے دیتا۔ کئی مواقع پر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے

کھانے پینے کے تمام سامان

لے لئے، جنگوں کے سلسلہ میں بعض دفعہ آپ ہر شخص سے جو کچھ کھانے پینے کے لئے اس کے پاس ہوتا لے لیتے۔ ان مواقع میں سے کسی موقع پر بھی ہمارے کسی مسلمان بھائی نے ایسا کرنے میں ایک لحظہ بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس نے اپنا سارا راشن قومی خزانہ میں جمع کرا دیا۔ اور اس کے بعد اُسے ذاتی استعمال کے لئے اس میں سے جو کچھ واپس ملا اُس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اور اس کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے لے لیا۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اُسے بھوکا نہیں مارا۔ سیری صرف پیٹ میں کھانے کی ایک مقدار کے چلے جانے کا نام نہیں بلکہ سیری کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جسم کی ضرورت پوری ہو جائے اور ہماری (احمدی) تاریخ کا ایک واقعہ ہے کہ ہمارے ایک بزرگ کو جب وہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے شدید بھوک لگی۔ اور اس کی وجہ سے انہیں بہت تکلیف ہو رہی تھی لیکن وہ حضور کی مجلس سے اُٹھنا بھی نہیں چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں

کشف میں ہی کھانا کھلا دیا

بھوک کی وجہ سے ان کے جسم میں جو کمزوری اور ضعف محسوس ہو رہا تھا وہ دُور ہو گیا اور پیٹ بھی بھر گیا۔ اللہ تعالےٰ نے ہمیں اپنی قدرت کے یہ جلوے اس لئے دکھائے ہیں کہ تا ہم یقین کریں کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنا سارا مال بھی دے دیتا ہے تو وہ اُسے بھوکا نہیں مرنے دیتا۔ وہ اس کی سیری کے غیب سے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ اب اگر کسی کی جسمانی کمزوری جو کھانا نہ کھانے کی وجہ سے ہوتی ہے دُور ہو جائے اُس کے جسم کو طاقت اور توانائی حاصل ہو جائے۔ اُسے بھوک کا احساس نہ رہے اور وہ راحت اور سکون محسوس کرنے لگے تو کھانے کا مقصد حاصل ہو گیا۔ اب اگر وہ مادی کھانا نہ بھی کھائے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد

یعنی اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنے اموال دینے والا کبھی مفلس نہیں ہوتا اور آگے جا کر آپ اس کی بڑی عجیب دلیل دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں ؎

خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

ہمّت کا لفظ

فارسی زبان میں کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے ان میں سے تین معانی (۱) بلند ارادہ (۲) جرأت اور (۳) دعا کے ہیں۔ پس اس مصرعہ کے یہ معنے ہوئے کہ اگر تم نیک نیتی کے ساتھ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کا ارادہ کرو گے اور جرأت اور بہادری کے ساتھ اپنی اس پاک نیت کو عملی جامہ پہناؤ گے اور ساتھ ہی عاجزی اور تذلّل کے ساتھ دعا کرتے رہو گے کہ اللہ تعالےٰ تمہارے اس ہدیہ کو قبول کرے تو خدا تعالےٰ تمہاری مدد کو آئے گا۔ اور

ان ینصرکم اللّٰہ فلا غالب لکم
(آل عمران ع ۱۷)

جب

خدا تعالیٰ تمہاری مدد کو آجائے گا

اور تمہارا ناصر بن جائے گا تو افلاس یا کوئی اور شیطانی حربہ تم پر غالب نہیں آسکے گا اور تمہیں مغلوب نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ تم نیک ارادہ۔ نیک عمل اور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اپنا مال خدا تعالےٰ کی راہ میں پیش کرتے ہو اور اس سے یہ امید رکھتے ہو کہ وہ اسے قبول کرے گا اسلئے وہ اسے رد نہیں کرے گا اور جس مال کو خدا تعالےٰ قبولیت کا شرف بخش دیتا ہے وہ مال ضائع نہیں ہوتا اس میں ہمیشہ بڑھوتی ہی ہوتی رہتی ہے۔

دراصل یہ شعر قرآنِ کریم کی ایک آیت کے مفہوم کو بیان کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

من ذا الذی یقرض اللّٰہ
قرضاً حسناً فیضٰعفہ لہٗ
اضعافاً کثیرۃً۔ واللّٰہ
یقبض ویبصط والیہ
ترجعون۔ (بقرہ ع ۳۲)

کیا کوئی ہے جو اللہ تعالےٰ کو اپنے مال کا ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر بطور قرض دے تا کہ وہ اس مال کو اس کے لئے بہت بڑھائے اور اللہ ہی ہے جو بندہ کے مال میں تنگی یا فراخی پیدا کرتا ہے اور آخر تمہیں اسی کی طرف لوٹایا جائے۔

اللہ تعالےٰ کے حضور

تم جو مال بھی پیش کرتے ہو

وہ اسی کا ہے۔ اسی سے تم نے لیا۔ اور اسی کو پیش کر دیا۔ اپنے پاس سے تو تم نے کچھ نہیں دیا۔ نہ تمہارا مال اپنا۔ نہ تمہاری جان اپنی۔ نہ عزت اپنی۔ نہ وقت اپنا۔ اور نہ عمر اپنی۔ غرض تمہارا اپنا کچھ بھی نہیں محض خدا تعالےٰ کی دین تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ہی یہ سب کچھ تمہیں دیا لیکن اللہ تعالےٰ نے تم پر یہ فضل کیا جیسا کہ وہ اس آیت میں فرماتا ہے کہ اگر تم میری دین (یعنی میری عطاؤں) میں سے کچھ مجھے دو گے تو میں تمہیں اس کا ثواب دوں گا۔ دراصل غور کیا جائے تو ہماری سب عبادتیں اللہ تعالیٰ کی سابقہ عطاؤں پر بطور شکر کے ہوتی ہیں۔ یہ محض اس کا فضل ہے کہ وہ ادائے شکر پر مزید احسان کرتا ہے اس طرح شکر اور عطائے الٰہی کا ایک دَور اور تسلسل قائم ہو جاتا ہے۔

اس آیت میں

اللہ تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلائی ہے

کہ اگر تم اللہ تعالےٰ کی راہ میں کچھ دیتے ہو تو وہ اُسے بطور قرض کے لیتا ہے اور قرض دی ہوئی رقم خرچ نہیں سمجھی جاتی۔ دیکھو اس دنیا میں بھی ایک بھائی دوسرے بھائی کو قرض دیتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کے پاس دس ہزار روپیہ ہے۔ اس کا بھائی اُسے کہتا ہے بھائی مجھے اس میں سے تین ہزار روپیہ بطور قرض حسنہ دیدو میں چند ماہ کے بعد اُسے واپس کر دوں گا تو اب یہ تین ہزار روپے خرچ تو نہیں ہوئے اس کے پاس دس کا دس ہزار ہی رہا۔ کیونکہ یہ تین ہزار بھی کچھ عرصہ کے بعد اُسے واپس مل جائیں گے۔ پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ تم اللہ تعالےٰ کی راہ میں دیتے ہو وہ خرچ نہیں ہوتا۔ نہ وہ ضائع ہوتا ہے کیونکہ وہ خدا تعالےٰ نے قرض کے طور پر لیا ہے وہ اُسے واپس کرے گا اور پھر اس شان سے واپس کرے گا جو ایک قادر اور رزاق خدا کے شایانِ شان ہے۔

واللّٰہ یقبض ویبصط والیہ ترجعون میں اللہ تعالےٰ نے

تین بڑے لطیف مضامین

بیان کئے ہیں۔ یقبض ویبصط کے ایک معنے ہیں۔ یسلب قوماً ویعطی قوماً یعنی جسے چاہے غریب کر دیتا ہے اور اس کا مال لے کر دوسرے کو دیتا اور اُسے امیر کر دیتا ہے۔ دوسرے معنی یہ ہیں۔ یسلب تارۃً ویعطی تارۃً یعنی جب چاہے ایک شخص کا مال چھین لیتا ہے اور جب چاہے پھر اُسے اموال عطا کر دیتا ہے۔ تیسرے معنے قبض کے یہ ہیں۔ تناول الشیٔ بجمیع الکف گویا اس آیت میں یقبض ویبصط اللہ تعالےٰ کی ایک صفت بیان کی گئی ہے اور پہلے معنی کی رُو سے اللہ تعالےٰ کی اس صفت کا اظہار

ایک بنیادی اقتصادی مسئلہ

کے ساتھ تعلق رکھتا ہے جسے اقتصادیات میں تقسیم پیداوار کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے یعنی ملک کی پیداوار آگے مختلف افراد کے ہاتھوں میں کس طرح پہنچے گی۔ اور ملکی پیداوار کی تقسیم کے متعلق آزاد اقتصادیات میں بھی اور ایک حد تک بندھی ہوئی اور مقید اقتصادیات میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ ایک وقت تک ایک شخص جس چیز کو بھی ہاتھ لگاتا ہے سونا بن جاتی ہے لیکن پھر بغیر کسی ظاہری سبب اور وجہ کے اس شخص پر فراخی کی بجائے تنگی آجاتی ہے۔ وہی شخص ہوتا ہے، وہی سرمایہ ہوتا ہے۔ وہی حالات ہوتے ہیں وہی کاروبار ہوتا ہے لیکن اللہ تعالےٰ اس سے برکت چھین لیتا ہے۔ وہ جہاں بھی ہاتھ ڈالتا ہے اُسے نقصان ہی نقصان ہوتا ہے۔ اس کی مالی حالت تباہ ہو جاتی ہے اور وہ مفلس و قلاش ہو جاتا ہے۔ ابھی چند دن ہوئے۔ ایک دوست مجھے ملنے کے لئے آئے۔ وہ تاجر ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ ایک وقت تھا اللہ تعالےٰ نے میرے اموال اور میرے کاروبار میں برکت ڈال دی تھی۔ اُس نے مجھے وافر رزق دیا تھا اور اس قسم کے حالات پیدا کر دئے تھے کہ میں جو بھی کام کرتا رہا اس کے نتیجہ میں مجھے مال میں فراخی نصیب ہوئی لیکن اب اس قسم کے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ گو کام میں اب بھی وہی کرتا ہوں جو پہلے کرتا تھا لیکن اب مجھے وہ نفع نہیں ہوتا جو پہلے ہوتا تھا۔ غرض

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ اصل قادر ذات جو اپنے ارادہ کے ساتھ اس دنیا میں تصرف کر رہی ہے وہ میری ہی ذات ہے۔ اور کوئی نہیں۔ میں ہی ہوں جو تقسیم پیداوار کے سلسلہ میں ایسی تاریں ہلا دیتا ہوں کہ ایک شخص کے پاس وہی کاروبار ہوتا ہے۔ وہی سرمایہ ہوتا ہے لیکن اس قسم کے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ پہلے وہ بہت کما رہا ہوتا ہے اور اب وہ کم کمانے لگ جاتا ہے۔ اس کی برکت اللہ تعالےٰ کسی دوسرے کو دے دیتا ہے اور اس کو حاصل ہونے والا نفع اب دوسرے کو ملنا شروع ہو جاتا ہے۔ لاہور میں ہم کچھ عرصہ رہے ہیں وہاں ہم نے دیکھا کہ کبھی کوئی ریسٹورنٹ مقبول ہو جاتا تھا اور کبھی کوئی۔ ایک ریسٹورنٹ کی مینیجمنٹ (Management) اور انتظام بھی وہی ہوتا تھا۔ عمارت بھی وہی ہوتی تھی۔ فرنیچر بھی وہی ہوتا تھا۔ باقی سہولتیں بھی وہی ہوتی تھیں۔ اس کے کھانا پکانے والے بھی وہی ہوتے تھے۔ اور ایک عرصہ تک وہ ہوٹل اپنے مالکوں کے لئے بہت زیادہ آمد کا موجب بنا ہوا تھا لیکن اس کے باوجود اللہ تعالےٰ کی طرف سے یکدم کوئی ایسی تبدیلی پیدا ہو جاتی جو انسان کے اختیار اور سمجھ سے باہر ہے۔ اور ہم دیکھتے کہ اس کی مقبولیت جاتی رہتی اور لوگوں نے وہاں جانا چھوڑ دیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ مالک کو وہ ہوٹل بند کرنا پڑا۔ اگر انسان اپنے ماحول پر گہری نظر ڈالے اور فکر و تدبر سے کام لے تو اُسے

اس قسم کی سینکڑوں مثالیں

مل سکتی ہیں۔ کوئی ظاہری سبب نظر نہیں آتا لیکن یکدم برکت چھن جاتی ہے۔ اسی طرح بعض اوقات اموال اور کاروبار میں برکت دے دی جاتی ہے اور اس کا کوئی ظاہری سبب نہیں ہوتا۔ ایک انسان عرصہ تک ابتلاء اور مصائب میں مارا مارا پھرتا ہے اور بڑی تکلیف میں زندگی گزارتا ہے۔ ایک دن اللہ تعالےٰ اس پر رحم کر دیتا ہے اور اس کے اموال اور اس کے کار میں برکت ڈال دیتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اس پر فراخی اور کشائش کا دَور آجاتا ہے۔ ابھی چند دن ہوئے مجھے اس قسم کی بھی ایک مثال ملی ہے۔ ایک دوست مجھے ملنے کے لئے آئے۔ انہوں نے مجھے بتایا

کہ میں ایک غریب گھرانہ کا فرد ہوں۔ میری آمد بہت کم تھی اور گزارہ مشکل سے ہوتا تھا لیکن ایک دن اللہ تعالیٰ نے کچھ اس قسم کی تبدیلی پیدا کر دی کہ اب میرے کاروبار میں برکت ہی برکت ہے اور خدا تعالیٰ بہت کچھ دے رہا ہے میری غربت اور افلاس کی حالت دُور ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے رزق میں فراخی پیدا ہو گئی ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مال کو روک رکھنا کہ وہ کسی خاص فرد کو نہ ملے یا مال کو حکم دینا کہ فلاں کے پاس چلے جاؤ۔ یہ صرف میرا کام ہے اور کسی کا نہیں اور اگر یہ میرا کام ہے تو جب بھی کوئی شخص میری راہ میں خرچ کرے گا تو

اُسے امید رکھنی چاہیئے

کہ میں جس نے اپنی قدرت کی تاریں ساری دنیا میں پھیلا رکھی ہیں اُسے مایوس نہیں کروں گا بلکہ اس کے مالوں میں اور اسکی زندگی میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالتا چلا جاؤں گا۔

دوسرے معنے یقبض و یبصط کے

یہ ہیں

کہ خدا تعالیٰ کسی ملک یا کسی خاندان یا کسی فرد کے سرمایہ یا جائیداد کی پیداوار میں اضافہ کر دیتا ہے یا کمی کر دیتا ہے اور یہ نہیں ہوتا کہ مال یہاں سے لیا اور وہاں رکھ دیا اس سے لیا اور اُسے دے دیا۔ پہلے معنوں کی رُو سے تو یہ تھا کہ مال کسی سے لیا اور دوسرے کو دیدیا ایک کے کاروبار میں بے برکتی ڈالی اور دوسرے میں برکت ڈال دی۔ لیکن ان معنوں کی رو سے یہ شکل ہو گی کہ اللہ تعالیٰ بغیر اس کے کہ کس کے کاروبار اور اموال میں بے برکتی ڈالے۔ وہ دوسرے کے کاروبار اور اموال میں زیادتی اور افزائش پیدا کر دیتا ہے یا دوسرے کے کاروبار اور اموال میں زیادتی کئے بغیر اس کے اموال اور کاروبار کو کم کر دیتا ہے مثلاً ایک زمیندار ہے۔ اس کی زمین بنجر تھی۔ اس میں کوئی پیداوار نہیں ہوتی تھی۔ یا اگر ہوتی تھی تو بہت کم۔ اللہ تعالیٰ نے سمندروں سے پانی کو بادلوں کے ذریعہ اٹھایا۔ پھر وہ بادل ایسی جگہ برسے کہ بعض دریاؤں میں طغیانی آ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس طغیانی کے پانی کو اس شخص کی بنجر زمین میں پھیل جانے کا حکم دیا۔ یہ پانی اپنے ساتھ پہاڑوں سے پیداوار بڑھانے والی مٹی کے اجزاء لے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان

ذرات ارضی کو حکم دیا

کہ اس شخص کی زمین میں ٹھہر جاؤ۔ تمہارا سفر ختم ہو چکا۔ چنانچہ وہ ذرات ارضی اس کی بنجر زمین میں ٹھہر گئے اور اس طرح جس ایکڑ سے وہ شخص بمشکل دو تین من گندم سالانہ پیدا کرتا تھا اور آدھی پچدھی کھا کر گزارا کرتا تھا اسی زمین میں اتنی طاقت اور زندگی پیدا ہو گئی کہ اب اس میں پندرہ پندرہ من گندم سالانہ پیدا ہونے لگی۔ اسی طرح ایک اور زمیندار ہے اس کی زمین بڑی اچھی ہے اس میں بہت زیادہ پیداوار ہوتی ہے اور اس کی زرخیزی مالک کی آمد میں بہت اضافہ کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جو آسمان سے حکم بھیج کر غریب اور مفلس لوگوں کو مالدار بنا دیتا ہے اور مالداروں کو مفلس اور قلاش بنا دیتا ہے۔ اس زرخیز زمین میں تھور اور سیم پیدا کر کے اسے بنجر بنا دیتا ہے اور اس طرح اس کی آمد کم ہو جاتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ کسی مالدار کو مفلس اور قلاش بنا دینا یا کسی غریب اور مفلس کو مالدار اور غنی بنا دینا میرے اختیار میں ہے اس لئے اگر تم مجھ سے کوئی سودا کرو گے تو اس میں تمہیں کوئی گھاٹا نہیں ہو گا۔ کیونکہ میں قادرِ مطلق اور رزاق ہوں۔

پھر

قبض کے معنی

مضبوطی سے پکڑ لینے کے بھی ہوتے ہیں۔ اور مضبوطی سے اس شی کو پکڑا جاتا ہے جس کے متعلق فیصلہ ہو کہ اُسے چھوڑنا نہیں۔ کیونکہ اگر اُسے چھوڑا تو نقصان ہو گا۔ ان معنوں کے رُو سے اللہ تعالیٰ اس آیت میں یہ بیان فرماتا ہے کہ جو مال تم میرے سامنے بطور ہدیہ پیش کرو گے میں اُسے مضبوطی سے پکڑ لوں گا۔ یعنی اُسے ضائع نہیں ہونے دوں گا۔ یہ میرا تمہارے ساتھ وعدہ ہے جسے میں بہر حال پورا کرونگا ان معنوں کی رُو سے اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کو بڑی امید دلاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ غنی ہے اور اُسے تمہارے اموال کی حاجت نہیں لیکن تمہاری پاک نیتوں اور محبت اور فنا فی اللّٰہی کو دیکھتے ہوئے وہ اپنی رحمت سے تمہیں نوازتا ہے اور شکر اور پیار کے ساتھ تمہاری مالی قربانیوں کو قبول کرتا ہے اور مضبوطی کے ساتھ انہیں پکڑ لیتا ہے۔ اور انہیں ضائع نہیں ہونے دیتا بلکہ وہ بسط

اپنی بے پایاں عطا

بھی اس میں شامل کرتا ہے اور انہیں بڑھا کر اور وسعت دے کر کہیں سے کہیں لے جاتا ہے اور وہ تمہیں اس دنیا میں بھی اپنی عطائے کثیر کا حقدار بنا دیتا ہے۔ اور جب تم لوٹ کر اس کی طرف جاؤ گے تو وہ بڑے پیار سے تمہیں کہے گا۔ یہ لو اپنے مال جو تم نے میری راہ میں خرچ کئے تھے۔ دیکھو میں نے تمہارے لئے انہیں کس قدر بڑھایا اور ان میں کس قدر کثرت اور وسعت بخشی۔ پس خوش ہو کر اپنے رب کے ساتھ کبھی کوئی گھاٹے کا سودا نہیں کرتا۔

غرض

دوستوں کو یہ نکتہ سمجھنا چاہیئے

اور اسے ہر دم اپنے مدنظر رکھنا چاہیئے کہ دین اور سلسلہ کے لئے جب بھی ان کے مالوں کی ضرورت پیش آئے۔ انہیں وہ اموال بغیر کسی خوف اور بغیر کسی خطرہ کے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر دینے چاہئیں کیونکہ وہ جو خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے ہمیشہ نفع میں ہی رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ نفع مند سودوں کی توفیق عطا فرمائے۔

بی۔ اے (سپلیمنٹری) کے امتحان میں جامعہ نصرت ربوہ کا نتیجہ

جامعہ نصرت کی ۱۶ طالبات بی۔ اے سپلیمنٹری کے امتحان میں شریک ہوئی تھیں ان میں سے ۱۳ طالبات کامیاب ہو گئی ہیں۔ ایک کی کمپارٹمنٹ اور دو کا نتیجہ Later-on یعنی مؤخر کر دیا گیا ہے۔ کامیاب ہونے والی طالبات کے نام اور نمبر درج ذیل ہیں:-

نام طالبات	نمبر حاصل کردہ
۱۔ محمودہ بیگم	۳۷۹
۲۔ امۃ القیوم	۳۴۷
۳۔ شاہدہ قدسیہ	۳۷۳
۴۔ حمیدہ	۳۵۵
۵۔ رفیقہ بیگم	۳۹۲
۶۔ امۃ الجمیل	۳۶۰
۷۔ سلیمہ	۳۶۴
۸۔ نسیم	۳۵۰
۹۔ امۃ الوحید	۳۹۵
۱۰۔ ناصرہ پروین	۳۷۶
۱۱۔ صالحہ یاسمین	۳۵۴
۱۲۔ عابدہ حبیب	۴۱۴
۱۳ نسیم بیگم	۳۷۶

(پرنسپل جامعہ نصرت۔ ربوہ)

سالانہ سپورٹس جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین کی سالانہ اتھلیٹک اور سپورٹس میٹ کالج گراؤنڈ میں بروز اتوار مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۶۶ء کو منائی جائے گی۔ بیگم رضیہ اعظم علی بیگ ڈائریکٹرس گیمز و سپورٹس پنجاب یونیورسٹی ساڑھے دس بجے (۳۰–۱۰) صبح افتتاح فرمائیں گی اور اختتام پر بہترین کھلاڑی طالبات کو انعام دیں گی۔

(پرنسپل جامعہ نصرت۔ ربوہ)

اکنامکس کے لیکچرار کی فوری ضرورت

تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں میں اس وقت سوکس اور اکنامکس کے مضامین پڑھانے کے لئے ایک لیکچرار (اکنامکس) کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے گریڈ کے مطابق دی جائے گی۔ پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ کی سہولت حاصل ہو گی۔ تمام وہ امیدوار جو اکنامکس میں سیکنڈ کلاس ایم۔ اے ہوں فوری طور پر خاکسار کو درخواست بھجوائیں۔ بلکہ اگر ممکن ہو تو خود ملیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

تحریک جدید دائمی ہے

اپنی سابقہ قربانیوں پر مطمئن ہو جانے والوں کے لئے لمحۂ فکریہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ بتاریخ ۲۳ جنوری ۱۹۵۳ء کے دوران فرمایا:-

"پس یہ تحریک نہ دائمی اور نہ صرف دائمی ہے بلکہ ہمارے ایمان اور اخلاص کا تقاضا ہے کہ تحریک ہمیشہ جاری رہے۔ جس طرح روٹی کھانا دائمی ہے ..... ہمیں روٹی نہ ملے تو ہم اس پر خوش نہیں ہوتے بلکہ ہم خدا کے سامنے گڑگڑاتے ہیں کہ وہ ہمیں کھانا دے۔ اسی طرح ہمیں اشاعت دین کی بھی ضرورت ہے۔ اگر ہمیں اشاعت دین کی توفیق ملتی ہے تو ہم خدا تعالیٰ کے ممنون ہوتے ہیں۔ اگر ہمیں اشاعت دین کی توفیق نہیں ملتی۔ تو ہم شکر نہیں کرتے بلکہ ہم خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتے ہیں۔ کہ اس نے ہم میں کیوں ضعف پیدا کر دیا۔ ہم دین کی خاطر کیوں قربانی نہیں کر سکتے۔ جتنی قربانی ہم پہلے کرتے تھے۔ یہی ایمان کی ایک زندہ علامت ہے۔ اگر یہ علامت نہیں پائی جاتی تو سمجھ لو کہ ایمان نہیں پایا جاتا۔"

پس جن احباب نے کچھ عرصہ سے تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینا ترک کر دیا ہے یا اپنے چندہ میں غیر معمولی کمی کر دی ہے۔ وہ اپنا محاسبہ کریں۔ اور اپنی قربانی کو صحیح معیار پر لانے کی سعی بلیغ فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

دعائے مغفرت

(۱) افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ میرے بہنوئی برادرم رستم خان صاحب سردے آخیر کو کسی ظالم نے ان کے آبائی گاؤں جلوزئی تھانہ پبی تحصیل نوشہرہ میں گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی لاش اسی دن پبی سے پشاور لائی گئی۔ اور دوسرے دن جناب شمس الدین خان صاحب امیر جماعت احمدیہ نے ان کا جنازہ پڑھا۔ اور احمدیہ قبرستان پشاور میں دفن کئے گئے۔

مرحوم اپنے گاؤں میں اکیلے احمدی تھے۔ مخلص تہجد گزار۔ دعاگو اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص تعلق رکھنے والے تھے۔ اپنے حلقہ احباب میں ہردلعزیز تھے پشتو کے شاعر بھی تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ۵ لڑکیاں اور ایک لڑکا بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ لڑکا حسن ابدال کیڈٹ کالج میں ہے۔ بڑی لڑکی کیپٹن نذیر احمد صاحب برادر خورد بشیر احمد صاحب رفیق مبلغ انگلستان سے بیاہی ہوئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

عبدالسلام سپرنٹنڈنٹ پشاور سرکل الیکٹریسٹی پشاور

(۲) مستری علی محمد صاحب محلہ دارالنصر شرقی ربوہ مورخہ ۲۲ فروری بروز منگل عرصہ دراز بیمار رہ کر بعمر ۵۵ سال وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ایک لڑکی اپنی یادگار چھوڑی ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

[illegible]

امتحان ناصرات الاحمدیہ

امسال ناصرات الاحمدیہ کا پہلا امتحان یکم مئی بروز اتوار ہوگا۔ چھوٹے گروپ کے لئے "کامیابی کی راہیں" تیسرا حصہ اور بڑے گروپ کے لئے "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" مصنفہ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ بطور نصاب مقرر ہے۔ لجنات کو چاہیئے کہ ابھی سے امتحان کی تیاری شروع کروا دیں۔ اور زیادہ سے زیادہ ناصرات کو امتحان میں شریک کرنے کی کوشش فرمائیں۔ (آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

تقریب شادی

میرے لڑکے عزیز ڈاکٹر خالد ہاشمی۔ بی ایس سی۔ ایم بی بی ایس رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر عارف والا ضلع منٹگمری کی تقریب شادی ہمراہ عزیزہ ڈاکٹر قدسیہ خالدہ ایم بی بی ایس۔ انچارج سول ہسپتال منٹگمری بنت سید محمد بشیر صاحب قریشی الہاشمی ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس مورخہ ۲۰/۲/۶۶ بروز اتوار بمقام منٹگمری عمل میں آئی۔

احباب اس شادی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(سید محمد صادق ہاشمی اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز گوجرانوالہ رجسٹرڈ)

ولادت

خدا تعالیٰ نے مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۶۶ء مطابق ۲۸ رمضان المبارک بروز جمعہ صبح پونے پانچ بجے فرزند عطا فرمایا ہے۔ نام نعیم احمد تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود محترم چوہدری میاں گلاب دین صاحب کا پوتا اور محترم حمید شریف صاحب آف مدراس کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے اور والدین خاندان کے لئے باعث برکت اور رحمت بنائے اور لمبی عمر عطا کرے۔ آمین اللھم آمین۔

(ڈاکٹر محمد سرور طاہر۔ بیاڑ ملی۔ پنجاب لائن۔ چٹاگانگ (مشرقی پاکستان))

سونے کی گولیاں

دو ہفتہ سات روپے۔

زدجام عشق

برنسخہ خاص ایک ماہ کورس چودہ روپے

طاقت کی بے مثال نوابی گولیاں

ایک ہفتہ آٹھ روپے ایک ماہ تیس روپے۔

طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

ھوالشافی

اپریشن کی ضرورت نہیں

(۱) موتیا بند میں جبکہ نظر کام دیتی ہو

(۲) پتے اور گردے کی پتھریوں میں

(۳) اپنڈے سائٹس کے کیس میں

(۴) بواسیر کی تکلیف میں

(۵) دانتوں کی امراض میں اور

(۶) رسولی ناسور اور پھوڑے کی پھنسی وغیرہ کی شکایات میں بفضلہ تعالیٰ کیمیو پیتھی سسٹم کی جدید ادویات سے فوری آرام اور مستقل شفا حاصل ہو جاتی ہے۔

لاہور کیمو سینٹر نمبر ۱:- ٹائم اینڈ ٹائیڈ کمرشل بلڈنگ دی مال

ربوہ کیمو سینٹر نمبر ۱:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی

ترسیل زر اور انتظامی امور کے لئے!

منیجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں۔

باکمال سٹاف ★ لاجواب سروس

آپ ہمیشہ اپنی قابل اعتماد

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

(منیجر)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے برادر نسبتی مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ابن شیخ عبدالکریم صاحب پیر الہی بخش کالونی کراچی دیوار سے پھسلنے کی وجہ سے ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے جس کی وجہ سے ان کو بہت سخت تکلیف ہے۔

بزرگان اور دیگر احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ شیخ محمد اقبال آف گوجرانوالہ

۲۔ میری والدہ بوجہ ضعیف العمری بہت کمزور ہیں اور مختلف عوارض میں مبتلا ہیں عارضہ قلب کی بھی شکایت رہتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(والدہ زرتشت احمد خان۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

مغربی جرمنی کی چند انتہائی مفید اور روزمرہ کے استعمال
کی
انگریزی ادویات

۱۔ ڈیٹے سی لوکل :۔ خواہ کس قدر اور کہیں سے خون بہہ رہا ہو اس دوائی کے چند قطرے ڈالنے سے خون فوراً بند ہو جاتا ہے اس کا ہر گھر میں سفر میں، کاروں، بسوں میں اور فرسٹ ایڈ کے بکسوں میں ہونا بہت مفید ثابت ہو گا قیمت فی شیشی -- ۶ روپے

۲۔ انگزالب مرہم :۔ ہر قسم کے انگزیما اور دھدری وغیرہ کے لئے نہایت موثر اور مفید مرہم ہے
قیمت فی ٹیوب ۱۰ گرام ..۔ ۶ روپے

۳۔ پوسٹریسال فورٹ مرہم :۔ بواسیر کے لئے بالکل نئے نظریے کے تحت بنائی گئی ہے
قیمت فی ٹیوب ۵۰۔ ۴ روپے

۴۔ افروڈور :۔ عام کمزوری۔ نیند نہ آنا۔ کام کرنے کو جی نہ چاہنا۔ طبیعت میں چڑچڑاہٹ۔ جلد غصہ آ جانا۔ ذہنی انتشار، تھکن اور مردانہ بانجھ پن کے لئے۔ قیمت ۵۰ گولیوں کی شیشی .. ۔ ۵ روپے

۵۔ ڈاڈالین :۔ موٹاپا دور کرنے اور وزن کم کرنے کے لئے بے ضرر اور نہایت مفید گولیاں عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں مفید ہیں
قیمتہ ۵۰ گولیوں کی شیشی ۔ ۔ ۱۲ روپے

۶۔ الکیف کیپسول :۔ آج کل کی ملاوٹ والی خوراک کھانے کی وجہ سے اور تفکرات کے باعث کمزوری اور سستی ہو جاتی ہے روزانہ دو کیپسول کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے صحت برقرار رہتی ہے بچے مرد اور عورتیں سب استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت ۴۸ کیپسول .. ۔ ۵ روپے

۷۔ رائیم ویلم :۔ یہ خالص شہد سے ٹیکے تیار کئے گئے ہیں۔ جگر کی تمام بیماریوں کے لئے، عام کمزوری کے لئے خاص طور پر بڑھاپے کی کمزوری اور دل کی کمزوری کے لئے یہ ٹیکے بہت مفید ہیں۔ ان کے لگانے سے عورتوں کے چہرے پر چھائیوں کو بہت فائدہ پہنچتا ہے اور عام رنگت نکھر جاتی ہے یہ ٹیکے کسی ڈاکٹر سے لگوانے چاہئیں
قیمت فی ٹیکہ ۵۰۔ ۴ روپے

۸۔ ڈیرگان :۔ ہر قسم کی قبض دور کرنے کے لئے نہایت موثر ہیں
قیمت ۳۰ گولیوں کی شیشی ۲۵ ۔ ۲ روپے

یہ تمام ادویات مغربی جرمنی کی چیدہ چیدہ اور بہت بڑی دواساز کمپنیوں کی بہت مشہور اور تجربہ شدہ ادویات ہیں ہر لحاظ سے قابل اعتبار ہونے کے علاوہ بے حد مفید ہیں۔

نوٹ :۔ اوپر درج شدہ قیمتوں میں محصول ڈاک شامل نہیں۔

شفا میڈیکو چوک میو ہسپتال لاہور فون ۳۲۱۱ ۶۳۶۹۳

ضرورت ہے

ہمیں اپنے شیزان ریسٹورانٹوں کے لئے خواندہ خانساموں کی ضرورت ہے۔ جو پاکستانی کھانا پکانے میں مہارت رکھتے ہوں۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر اپنی درخواستیں بھجوائیں۔ تنخواہ حسب لیاقت ۱۰۰-۱۰-۲۰۰ کے گریڈ میں ہو گی۔ اس کے علاوہ سالانہ چھٹی۔ بونس اور دوسری مراعات حسب قواعد کمپنی ہوا ہوں گی۔

جو احباب خانساموں کا کام سیکھنے کے خواہشمند ہوں وہ بھی درخواست بھجوا سکتے ہیں کم از کم تعلیم آٹھویں پاس۔ سکھلائی کے دوران وظیفہ ۵۰/ روپے ماہوار تین ماہ بعد امتحان پاس کرنے پر ۷۵/ روپے ماہوار ٹریننگ کے اختتام پر تنخواہ ۱۰۰-۱۰-۲۰۰ کے گریڈ میں ہو گی۔

منیجر شیزان لمیٹڈ
۲۴ الفلاح بلڈنگ مال روڈ۔ لاہور

مرض اٹھرا کی مشہور اور کامیاب دوا
حبوب مفید اٹھرا
قیمت فی شیشی پانچ روپے
مکمل کورس۔ پندرہ روپے
مکمل فہرست ادویہ مفت طلب کریں
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار۔ ربوہ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی، دیار، کیل، پڑتل، جیل کا کافی سٹاک موجود ہے، ضرورتمند احباب ہمیں خدمت کا موقعہ دے کر مشکور فرمائیں۔

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۷۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۲۶۱
سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروز پور روڈ لاہور
لائلپور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائلپور فون نمبر ۲۸۰۶

۷۵ فی صد کمیشن
آفتابی سلاجیت

مفرد، بےضرر، کثیر الفوائد ہونے کے لحاظ سے بے نظیر دوا ہے وجع المفاصل۔ درد کمر۔ درد گردہ کے لئے تریاق ہے ضعف عامہ اور کمزوری کو توانائی اور طاقت بخشتی ہے خوراک صبح و شام ۲ ماشہ ہمراہ دودھ تازہ دیں قیمت ایک تولہ ایک روپیہ ۲۰ تولہ کی قیمت ۸ روپیہ ۸۰ تولہ کی قیمت ۳۰ روپیہ
پتہ :۔ جڑی بوٹی سپلائی مانسہرہ ضلع ہزارہ گڑھی روڈ

قابل اعتماد سروس
سرگودہا
سے
سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں (منیجر)

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں (منیجر)

ضرورت

ہمیں اپنی اراضی واقع سندھ کو جدید طریقوں کے مطابق کاشت کروانے کی غرض سے ایک زراعتکار اور مستعد منیجر کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت معقول دی جاوے گی خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل ایڈریس پر خط و کتابت کریں۔

المشتہر :۔ شاہ نواز لمیٹڈ ویسٹ وارف کراچی ۲

دو روپیہ میں ایک ہزار اشتہار

علاوہ ازیں اردو انگریزی ہر چیز کی چھپائی بارعایت ہوتی ہے
نور پرنٹنگ ایجنسی
چوک نسبت روڈ لاہور

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں قیمت مکمل کورس بیس روپے

اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کی صفت اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرو

ایک دوسرے کے ساتھ محبت شفقت اور درگزر کا سلوک کرو اور ذاتی رنجشوں کو کبھی زیادہ اہمیت نہ دو

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احباب جماعت کو قرآنی ہدایت کے بموجب باہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت و شفقت اور درگزر کا سلوک کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم کی صفت اپنے اندر پیدا کریں۔ اسلام کے دشمن سے سختی اور دوستوں سے نرمی کا برتاؤ کریں۔ تاکہ ہماری طاقت دشمنوں کے مقابلہ میں خرچ ہو۔ آپس میں نہ ہو۔ آپس میں محبت اور پیار پیدا کرو غیرت اور سختی دشمن کے مقابلہ میں خرچ کرو۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ ہم میں لڑنے کی جو طاقت ہے۔ وہ اگر ساری جمع کر لی جائے تو ہمارے دشمن اس قدر زیادہ ہیں کہ پھر بھی وہ ان کے لئے کافی نہیں ہو سکتی اور اگر اس کا کچھ حصہ اپنوں کے مقابل میں ضائع کر دیا جائے تو پھر تو اور بھی نقصان ہوگا۔ کوئی فوج ایسی نہیں جو گولہ بارود اپنے ساتھیوں کے لئے ہی خرچ کرتی رہے اور پھر دشمن پر فتح یاب ہونے کی بھی امید رکھے۔

انسان کو خدا تعالیٰ نے محدود پیدا کیا ہے اس کی طاقتیں بھی محدود ہیں۔ جذبات وہ ذخیرے ہیں وہ سہارے ہیں جن پر کھڑا ہو کر انسان کام کر سکتا ہے۔ اگر انہیں ضائع کر دیا جائے تو قوت بھی ضائع ہو جاتی ہے۔ تعجب ہے کہ اس علمی زمانے میں بھی لوگوں نے جذبات کی قوت کو نہیں سمجھا۔ محبت۔ غیرت رحم۔ لڑائی کی طاقت، جذبہ انتقام یہ سارے اصل میں سہارے ہیں۔ انجن ہیں جن سے جسم کی گاڑی چلتی ہے ان کو ضائع کر کے مت سمجھو کہ ہم نے اپنا کیا نقصان کیا ہے۔ جس طرح انجن سے دھواں نکالنے سے سٹیم ضائع ہو جاتی ہے اسی طرح خواہ مخواہ غصہ ہونے سے بھی انسان کی قوت عملیہ کا ایک حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ ان معمولی باتوں کا بھی مستقبل پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے اگر ایک انسان کی زندگی کا انجن ۴۰ میل کی رفتار سے چلتا تھا۔ تو ان ناواجب غصوں سے ۲۰ میل ہی چلے گا پس نادان ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ غصہ تو میں دوسرے شخص پر ہوا ہوں میرا اس سے کیا نقصان ہوا۔ وہ نہیں جانتا کہ وہ اپنی سٹیم ضائع کر رہا ہے۔ لڑائی سے دیگر نقصانات کے علاوہ اپنی قوت عملیہ کو بھی سخت نقصان پہنچتا ہے۔

پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ رحماء بینھم کی پیشگوئی کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ پیشگوئیوں کا پورا کرنا بھی فرض ہوتا ہے اور انسان کو خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنا دیتا ہے۔ پس اپنی طبائع میں اصلاح کرو۔ میں مرکز والوں کو ہی نہیں بلکہ ہر جگہ کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ ہمیں اتنی فرصت ہی نہیں کہ آپس میں لڑتے رہیں۔ چھوٹا اور معمولی اختلاف بھی خطرناک ہے۔ کیونکہ وہ بیج ہے اس لئے اسے بھی دور کرانا چاہیئے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے منشاء کے مطابق چلنے کی توفیق دے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کریم اور پہلے انبیاء کی پیشگوئیوں کو پورا کر کے اس کے فضلوں کے وارث بن سکیں"

(الفضل ۱۳ مارچ ۱۹۶۳ء)

درخواست دعا

ربوہ ۲۶ فروری۔ مکرم شیخ نور الحق صاحب ایم این سنڈیکیٹ کے ماموں مکرم محمد عبد اللہ صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ آج کل طبیعت پھر زیادہ ناساز ہو گئی ہے۔

احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

تعمیر ہال مجلس خدام الاحمدیہ

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ)

خاکسار نے سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اجازت اور خوشنودی کے ساتھ تعمیر ہال کے ضمن میں ۳۱۳ روپے کی ایک تحریک احباب جماعت کی خدمت میں پیش کی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے توقع سے زیادہ احباب نے اس تحریک میں وعدہ لکھوایا لیکن وصولی کی رفتار تسلی بخش نہیں۔ جس کی وجہ سے اب تعمیر کے کام میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے اسلئے خاکسار ان تمام بھائیوں کی خدمت میں جنہوں نے ۳۱۳ روپے کا وعدہ کیا ہے درخواست کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد اپنا وعدہ پورا کرنے کی طرف توجہ دیں۔ نیز دوسرے مخیر احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ تعمیر ہال میں ہماری مدد فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

جن احباب نے جلسہ کے موقع پر یہ ہال دیکھا ہے ضرور اس بات کو سمجھ گئے ہوں گے کہ ربوہ میں اس قسم کے ہال کی ضرورت تھی۔ پس سب احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی طاقت کے مطابق مدد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

والسلام

مرزا رفیع احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ

محترم قاضی محمد رشید صاحب کی نعش سپرد خاک کر دی گئی

نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے پڑھائی۔ نماز میں ہزاروں احباب کی شرکت

ربوہ ۲۶ فروری۔ محترم قاضی محمد رشید صاحب سابق وکیل المال تحریک جدید کی نعش کل مورخہ ۲۵ فروری کو بعد نماز عشاء حسب وصیت بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دی گئی۔ آپ نے کل مورخہ ۲۵ فروری بروز جمعۃ المبارک صبح سات بجے پی اے ایف ہسپتال سرگودہا میں بعمر قریباً ۶۹ سال وفات پائی تھی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

محترم قاضی صاحب گزشتہ ایک ماہ سے صاحب فراش تھے ۲۳ فروری کی شام کو آپ کو بغرض علاج سرگودہا لے جایا گیا تھا۔ علاج معالجہ کے باوجود آپ جانبر نہ ہو سکے اور مورخہ ۲۵ فروری کی صبح کو مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اسی روز صبح آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ نماز جمعہ کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں نماز جمعہ کے لئے آئے ہوئے ہزاروں احباب شریک ہوئے بعض رشتہ داروں کے انتظار کی وجہ سے تدفین اسی روز عشاء کے بعد عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مرحوم کے ہم زلف محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔ محترم قاضی صاحب مرحوم بہت نیک مخلص احمدیت کے فدائی اور قرآن مجید سے خاص شغف رکھنے والے دعاگو بزرگ تھے۔ آر سی آرڈی نٹس کور میں سویلین گزیٹڈ آفیسر کے عہدہ سے ۱۹۵۲ء میں ریٹائر ہونے کے بعد آپ نے ربوہ میں سکونت اختیار کی اور چار سال تک وکیل المال تحریک جدید کے عہدہ پر فائز رہ کر خدمات بجا لاتے رہے۔ سرکاری ملازمت کے دوران راولپنڈی۔ نوشہرہ، کوئٹہ، اور پونا میں نائب امیر اور امیر جماعت کی حیثیت سے بھی نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ جہاں بھی رہے قرآن مجید کا درس دیتے رہے مالی قربانیوں میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہے۔ ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی علاوہ ازیں تحریک جدید کے مالی جہاد میں بھی بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت نیک لائق اور دین کی خدمت گزار اولاد عطا فرمائی۔ آپ کے چار فرزندوں میں سے مبارک احمد صاحب انصاری ایم ایس سی اور رفیق احمد صاحب ثاقب ایم ایس سی واقفین زندگی ہیں۔ اور تعلیم الاسلام کالج میں پروفیسر ہیں۔ باقی ×

× دو فرزند منیر احمد صاحب اور رشیق احمد صاحب علی الترتیب فورتھ ایئر اور فرسٹ ایئر کے طالب علم ہیں۔ چار صاحبزادیوں میں سے تین شادی شدہ ہیں اور سب سے چھوٹی صاحبزادی ایم اے (فائنل) کی طالبہ ہیں۔ مکرم ابو المنیر نور الحق صاحب، مکرم لطف الرحمٰن صاحب اور مکرم رشید احمد صاحب بھٹی آپ کے داماد ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم قاضی صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ ہمیشہ دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین